سید کاشف گیلانی

اِک طرف زورِ ستم ہے اِک طرف شورِ فغاں

اے اِلٰہُ العالمیں اے صاحبِ کون و مکاں
المدد ! اے مالکِ جاں، خالقِ کرّ و بیاں

سو رہے ہیں کربل و بغداد میں تیرے سفیر
تُو نگاہِ لطف کر ہم پر بنامِ رفتگاں

بستیوں کی بستیاں برباد کر ڈالی گئیں
اِک طرف زورِ ستم ہے اِک طرف شورِ فغاں

ہم کہ تیرے نام لیوا ہیں اِسی اِک جُرم میں
آسماں سے ٹوٹتی رہتی ہیں ہم پر بجلیاں

ہم بجُز اِس کے کِسی بھی کام کے قابل نہیں
دیکھتے ہیں انقلابِ گردشِ ہفت آسماں

مُنتظر آنکھیں ہیں یارب امتِ مرحوم کی
کون ہے جس کو بنائے یہ امیرِ کارواں

انتہا ظالم نے کردی جبر و استبداد کی
پھٹ رہے ہیں کابل و بغداد میں آتش فشاں

بیچ ڈالا کفر کے ہاتھوں مُسلماں نے ضمیر
الامان و الامان و الامان و الاماں

ہو نہیں سکتے کبھی وہ کامران و کامیاب
جنگ کے میداں سے بھاگیں جو بوقتِ امتحاں

کون سمجھائے ہمارے رہبرانِ قوم کو
ذِلت و رسوائی سے بہتر ہے مرگِ ناگہاں

جب مسلمانوں پہ امریکہ ہُوا تھا فوج کش
کیوں رہا خاموش اُس دم بندۂ سُود و زیاں

شاید اُن کو عقل آجائے خُدا کے فضل سے
طبع نازک پر مری باتیں تو گزریں گی گِراں

میں اُسی کے نام کا چرچا کروں گا دہر میں
جس نے دی ہے بُت کدے میں مجھ کو توفیقِ اذاں

زندہ رہنے کے لئے کُچھ کام کرنا چاہیے
ہر نفس کم ہو رہی ہے دوستو ! عمرِ رواں

کام یاد آتے ہیں کاشفؔ جانے والوں کے سدا
کون اپنے ساتھ لے کر جا سکا ہے کرسیاں

☆☆☆